

۷۔ موریہ عہد کا بھارت



شہنشاہ سکندر

کر کے وہ نکشیدیا پہنچا۔ اس راستے پر بعض مقامی راجاؤں نے اس سے سخت مقابلہ کیا۔ اس کے باوجود سکندر پنجاب تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا لیکن اس مہم کے دوران سکندر کے سپاہیوں کو طرح طرح کی پریشانیوں اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ اپنے وطن لوٹنے کے لیے بے چین ہو گئے تھے۔ انھوں نے سکندر کے خلاف بغاوت کر دی۔ سکندر کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ بھارت میں فتح کیے ہوئے علاقوں کے انتظام کے لیے اس نے یونانی افسران کا تقرر کیا اور انھیں 'سترب' کا لقب دیا۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن لوٹنے لگا۔ راستے میں بابل کے مقام پر ۳۲۳ ق۔م میں اس کا انتقال ہو گیا۔ یہ مقام موجودہ عراق میں ہے۔

سکندر کی آمد کی وجہ سے بھارت اور مغربی ممالک کے درمیان تجارت بڑھی۔ سکندر کے ساتھ مؤرخین تھے۔ انھوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے مغربی ممالک سے بھارت کو متعارف کرایا۔ یونانی مجسمہ سازی کا بھارت کے طرز فن پر اثر پڑا۔ اس سے قدھار (گاندھار) نامی طرز فن وجود میں آیا۔ یونانی بادشاہوں کے سکے خاص طرز کے ہوا کرتے تھے۔ سکوں کی ایک جانب بادشاہ کی اور دوسری جانب کسی یونانی دیوتا کی تصویر ہوتی تھی۔ سکے پر اُس بادشاہ کا نام ہوتا۔ سکندر کے سکے بھی اسی قسم

۷۱۔ یونانی شہنشاہ سکندر کا حملہ

۷۲۔ موریہ مملکت

کیا آپ جانتے ہیں؟



چھٹی صدی ق۔م میں ایران میں سائرس نامی بادشاہ نے ایک بڑی سلطنت قائم کی تھی۔ یہ سلطنت شمال مغربی بھارت سے روم تک اور افریقہ میں مصر تک پھیلی ہوئی تھی۔ تقریباً ۵۱۸ ق۔م میں داریوش (Darius - دارا) نامی ایرانی شہنشاہ نے بھارت کے شمال مغربی علاقے اور پنجاب تک کا کچھ حصہ فتح کر لیا تھا۔ دارا نے اس علاقے کے کچھ سپاہی اپنی فوج میں شامل کر لیے تھے۔ یونانی مؤرخین کی تحریروں سے ان کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ شہنشاہ دارا کے عہد میں بھارت اور ایران کے درمیان سیاسی تعلقات قائم ہوئے۔ اس بنا پر تجارت اور فنون لطیفہ کے لین دین میں اضافہ ہوا۔ شہنشاہ دارا نے اپنی سلطنت میں ہر طرف 'دارک' نامی ایک ہی قسم کے سکے جاری کیے جن کی وجہ سے تجارت میں آسانی پیدا ہو گئی۔ شہنشاہ دارا کے عہد میں راجدھانی کے شہر 'پرسی پولس' کی تعمیر کی گئی۔ یہ مقام ایران میں ہے۔



دارک

۷۱۔ یونانی شہنشاہ سکندر کا حملہ

یونانی شہنشاہ الگزیڈر عرف سکندر نے ۳۲۶ ق۔م میں

بھارت کے شمال مغربی علاقے پر حملہ کیا۔ دریائے سندھ عبور

سیلوکس نکیٹر کا سفیر میکس تھیز چندرگپت موریہ کے دربار میں تھا۔ اس کی کتاب 'انڈیکا' کے مذکورات موریہ عہد کے بھارت کے مطالعہ کا اہم ذریعہ ہیں۔

سمرات چندرگپت موریہ نے ریاست گجرات میں جونا گڑھ کے قریب 'سدرشن' نامی بند تعمیر کیا تھا جس کے بارے میں ایک کتبے پر عبارت کندہ ہے۔



سکندر کے چاندی کے سکے کے دونوں رخ

کیا آپ جانتے ہیں؟

چین روایت کے مطابق یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ چندرگپت موریہ نے چین مذہب قبول کیا تھا۔ عمر کے آخری دنوں میں اس نے تخت و تاج کو ترک کر دیا۔ اس نے باقی زندگی کرناٹک کے 'شرون بیل گول' کے مقام پر بسر کی۔ وہیں اس کا انتقال ہو گیا۔

سمرات اشوک: چندرگپت کے تخت و تاج چھوڑنے کے بعد اس کا بیٹا بندوسار مگدھ کا راجا بنا۔ بندوسار کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے اشوک نے ۲۷۳ ق۔م میں اقتدار سنبھالا۔ تخت نشین ہونے سے پہلے اُسے تکشیلہ اور اُجین کا گورنر بنایا گیا تھا۔ گورنر کے عہدے پر رہتے ہوئے اس نے تکشیلہ میں اُٹھنے والی بغاوت کو بڑی کامیابی کے ساتھ کچل دیا۔ مگدھ کا سمرات بننے کے بعد اس نے کلنگ پر چڑھائی کی۔ کلنگ حکومت کا علاقہ آج کی ریاست اوڈیشا میں واقع تھا۔ سمرات اشوک نے کلنگ پر فتح حاصل کی۔

شمال مغرب میں افغانستان اور شمال میں نیپال، جنوب میں کرناٹک اور آندھرا پردیش تک، اسی طرح مشرق میں بنگال سے مغرب میں سوراشر تک سمرات اشوک کی حکومت پھیلی ہوئی تھی۔

کلنگ کی لڑائی: کلنگ کی لڑائی میں ہونے والے خون خرابے کو دیکھ کر اشوک نے دوبارہ کبھی جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ سچائی، عدم تشدد (ابہسا)، رحم دلی و ہمدردی اور معافی کا رجحان جیسی خوبیاں اس کی نظر میں اہم تھیں۔ اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے اس نے جگہ جگہ کتبے اور ستون کندہ کروائے۔ یہ

کے تھے۔ بعد کے زمانے میں بھارت کے راجاؤں نے بھی اسی طرز کے سکے ڈھلوانے کا آغاز کیا۔

۷۲۷ موریہ مملکت

چندرگپت موریہ: چندرگپت موریہ نے موریہ مملکت کی بنیاد ڈالی۔ مگدھ کے نند راجا دھنانند کی ظالم حکومت سے لوگ بیزار تھے۔ ۳۲۵ ق۔م میں چندرگپت موریہ نے اسے شکست دی اور مگدھ پر اپنا اقتدار قائم کیا۔ اس نے اُونقی اور سوراشر کو فتح کر کے اپنی سلطنت کو وسعت دینے کا آغاز کیا۔ سکندر نے جن افسران کا تقرر کیا تھا ان میں سکندر کی موت کے بعد اقتدار کے لیے لڑائیاں شروع ہو گئیں۔ سیلوکس نکیٹر سکندر کا سپہ سالار تھا۔ سکندر کی موت کے بعد وہ بابل کا حکمران بن بیٹھا۔ اس نے شمال مغربی بھارت اور پنجاب پر حملہ کیا۔ چندرگپت موریہ نے اس کے حملے کا کامیابی کے ساتھ جواب دیا۔ سیلوکس نکیٹر کو شکست دینے کی وجہ سے افغانستان کے علاقے کابل، قندھار، ہرات اس کی مملکت میں شامل ہو گئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سنسکرت کے ڈراما نگار وشاکھادت نے 'مدرا راکشس' نامی ڈراما لکھا۔ اس ڈرامے میں اس نے یہ کہانی بیان کی کہ چندرگپت موریہ نے کس طرح دھنانند کا خاتمہ کر کے اپنا آزاد اقتدار قائم کیا۔ اس کہانی میں آریہ چانکیہ یا کوٹلیہ کے کردار کو خاص اہمیت دی ہے۔

لگوائے، سرائے بنوائیں، کنویں کھدوائے۔

آئیے، عمل کر کے دیکھیں۔

آپ کے اطراف میں کون سی تنظیمیں عوامی فلاح کے کون سے کام انجام دیتی ہیں، اس کی روداد تیار کیجیے۔

موریہ عہد کا انتظام حکومت : موریہ مملکت کی راجدھانی پٹلی پتر تھی۔ اُمورِ حکومت کی سہولت کے لیے مملکت کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر حصے کی الگ راجدھانی تھی۔

۱۔ مشرقی حصہ - توشالی (اوڈیشا)

۲۔ مغربی حصہ - اُجینی (مدھیہ پردیش)

۳۔ جنوبی حصہ - سُورن گری (کرناٹک میں کنک گری)

۴۔ شمالی حصہ - تکشلا (پاکستان)

اُمورِ حکومت میں راجا کو مشورے دینے کے لیے مجلسِ وزرا ہوا کرتی تھی۔ مختلف سطحوں پر کام کرنے والے کئی افسران تھے۔ ان سب کی نگرانی کرنے کے لیے اور دشمن کی حرکات و سکنات پر نظر رکھنے کے لیے فعال جاسوسی کا محکمہ تھا۔

موریہ عہد کی عوامی زندگی : موریہ عہد میں زرعی پیداوار کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ زراعت کے ساتھ ساتھ تجارت اور دیگر صنعتوں نے بھی خوب ترقی کی تھی۔ ہاتھی دانت پر نقاشی کا کام، پارچہ بانی، رنگریزی، دھاتوں کے کام جیسے کئی پیشے تھے۔ سیاہ رنگ کی چمکدار مٹی کے برتن بنائے جاتے تھے۔ جہاز سازی بھی بڑے پیمانے پر کی جاتی تھی۔ دھاتوں کے کام میں دوسری دھاتوں کے ساتھ ساتھ لوہے کی چیزیں بنانے کی تکنیک نے بھی کافی ترقی کر لی تھی۔

شہروں اور دیہاتوں میں جشن اور تقریبات منعقد کی جاتی تھیں۔ لوگوں کی تفریح کے لیے رقص اور نغمہ سرائی کے پروگرام ہوتے۔ کشتی کے کھیل اور رتھ کی دوڑ مقبول عام تھیں۔ چوسر (پانسوں) کا کھیل اور شطرنج لوگ بڑے شوق سے کھیلتے تھے۔ شطرنج کو اشٹ پد کہا جاتا تھا۔

تحریریں براہمی رسم الخط میں ہیں۔ ان تحریروں میں اس نے خود کا ذکر 'دیوانم پیو پیدی' (خدا کا چہیتا پر یہ درشنی) کے طور پر کیا ہے۔ رسمِ تاجپوشی ہونے کے آٹھ برسوں بعد اس نے کلنگ پر فتح حاصل کی تھی اور وہاں کی تباہی و بربادی دیکھ کر اس کے دل کی کیفیت بدل گئی۔ اس بات کا ذکر اس کی ایک تحریر میں ہے۔

دلی - ٹوپڑا کے مقام پر سمرٹ اشوک کے ایک کتبے میں چمگاڑوں، بندروں، گینڈوں وغیرہ کا شکار کرنے اور جنگل میں آگ لگانے کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔



سمرٹ اشوک

مذہب کی اشاعت کے لیے اشوک کے اقدامات :

اشوک نے بذاتِ خود بدھ مذہب قبول کیا تھا۔ اس نے پٹلی پتر میں بدھ مذہب کی تیسری کانفرنس منعقد کروائی تھی۔ بدھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لیے اس نے اپنے بیٹے مہندر اور بیٹی سنگھ مترا کو سری لنکا بھیجا۔ جنوب مشرقی ایشیا اور وسطی ایشیا کے ممالک میں بھی اس نے مذہب کی تبلیغ کے لیے بدھ بھکھو روانہ کیے تھے۔ اس نے کئی استوپ اور خانقاہیں تعمیر کروائیں۔

اشوک کے عوامی فلاح و بہبود کے کام : اشوک نے رعایا کی بھلائی اور خوش حالی کے کاموں پر بڑی توجہ دی، مثلاً انسانوں اور جانوروں کو مفت طبی امداد فراہم کرنے کی سہولتیں مہیا کیں، کئی سڑکیں بنوائیں، سایہ کے لیے راستے کے دونوں جانب درخت

گکھائیں بہار میں ہیں۔ بھارت میں جو گکھائیں ہیں ان میں یہ
گکھائیں قدیم ترین ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟



سارناتھ میں واقع اشوک کے ستون (لاٹ) کو سامنے
رکھ کر بھارت کی شاہی مہر بنائی گئی ہے۔ سارناتھ کے بنیادی
ستون پر چار شیر ہیں۔ ہر شیر کی مورتی کے نیچے آڑی پٹی پر
چکر ہے۔ ان میں سے ہمیں ایک ہی چکر مکمل طور پر دکھائی دیتا
ہے۔ چکر کے ایک جانب گھوڑا اور دوسری جانب بیل (سانڈ)
ہے۔ شاہی مہر کا جو پہلو نظر نہیں آتا اُس پہلو پر اسی طرح ہاتھی
اور شیر بنے ہوئے ہیں۔



ستون کا اوپری سرا

موریہ عہد کا فن اور ادب : سمرٹ اشوک کے عہد میں

سنگ تراشی کے فن کو عروج حاصل ہوا۔ اشوک کے بنوائے ہوئے
ستون بھارتی سنگ تراشی کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ اس نے جو ستون
بنوائے ان پر شیر، ہاتھی اور بیل جیسے جانوروں کے بہت ہی عمدہ
مجسمے ہیں۔ سارناتھ کے ستون پر جو چکر ہے وہ بھارت کے پرچم
پر نظر آتا ہے۔ اس ستون پر چاروں طرف شیر ہیں۔ سامنے سے
دیکھنے پر ان میں سے صرف تین ہی نظر آتے ہیں۔ یہ بھارت کا
قومی نشان شاہی مہر (راج مدرا) ہے۔ اس کے زمانے میں کھودی
گئی برابر ٹیکریوں پر جو گکھائیں ہیں وہ بے حد مشہور ہیں۔ یہ

سمرٹ اشوک کے انتقال کے بعد موریہ مملکت کا زوال
شروع ہو گیا۔ موریہ عہد کے بعد بھارت میں کئی حکومتیں وجود میں
آئیں۔ کچھ مملکتیں بھی اُبھریں۔ موریہ مملکت قدیم بھارت کی
سب سے بڑی مملکت تھی۔

موریہ عہد کے بعد رونما ہونے والے سیاسی اور تہذیبی
انقلابات کے بارے میں ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔



برابار کی گکھائیں



(۱) ایک جملے میں جواب لکھیے:

- ۱۔ سترپوں میں لڑائیاں کیوں شروع ہوئیں؟
- ۲۔ بدھ مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لیے سمرٹ اشوک نے کسے سری لنکا بھیجا؟
- ۳۔ موریہ عہد میں کون سے پیشے تھے؟
- ۴۔ سمرٹ اشوک کے تعمیر کیے ہوئے ستون پر کن جانوروں کے مجسمے ہیں؟

(۲) بتائیے تو بھلا:

- ۱۔ سترپ
- ۲۔ سدرشن
- ۳۔ دیوانم پیو پیدی
- ۴۔ اشٹ پد

(۳) یادداشت کے سہارے لکھیے:

- ۱۔ چندرگپت موریہ کی مملکت کی وسعت
- ۲۔ سمرٹ اشوک کی مملکت کی وسعت

(۴) جوڑیاں لگائیے:

- | ستون 'الف' | ستون 'ب' |
|---------------------|----------------------------|
| ۱۔ شہنشاہ الیگزینڈر | (الف) سیلیکس نکیٹر کا سفیر |
| ۲۔ میکس تھنیر | (ب) یونان کا شہنشاہ |
| ۳۔ سمرٹ اشوک | (ج) روم کا شہنشاہ |
| | (د) مگدھ کا سمرٹ |

(۵) آپ کا کیا خیال ہے؟

- ۱۔ سکندر کو آخر کار پیچھے ہٹنا پڑا۔
- ۲۔ یونانی بادشاہوں کے سکے خاص طرز کے ہوا کرتے تھے۔
- ۳۔ سمرٹ اشوک نے کبھی جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

(۶) اپنے لفظوں میں بیان کیجیے:

- ۱۔ سمرٹ اشوک کے عوامی فلاح و بہبود کے لیے کیے گئے کام۔
- ۲۔ موریہ عہد میں تفریح اور کھیل کود کے ذرائع۔

(۷) آج ہیون سانگ جیسے غیر ملکی سیاح سے آپ کی ملاقات ہو جائے تو آپ کیا کریں گے؟

سرگرمی:

- ۱۔ آپ کے اطراف میں عوامی نمائندوں کے کیے ہوئے عوامی فلاح کے کاموں کی معلومات حاصل کر کے تفصیل سے لکھیے۔
- ۲۔ سمرٹ اشوک کی زندگی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کر کے اسے ڈرامے کی شکل میں اپنی جماعت میں پیش کیجیے۔

